بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو پاؤں میں تا حال درد نقرس کی شکایت ہے۔ کل کی نسبت آج زیادہ درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گزشتہ شب سے دائیں ہاتھ کے جوڑ میں نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو کل سے سر درد کا دورہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج بعد نماز مغرب۔ جناب چوہدری غلام حسین صاحب پی۔ای۔ایس پنشنر نے اپنے لڑکے عبد الشکور

جلد ۳۳ | ۲۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھش | ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۹ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲۵

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھش مطابق ۴ مئی ۱۹۴۵ء

(بعد نماز مغرب)

(مرتبہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

غیر مسلم والدین کے لئے دعا

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے نے عرض کیا۔ کہ حضور میں بچپن میں مسلمان ہوا تھا اپنے والدین کو تبلیغ نہ کر سکا۔ اور نہ اتمام حجت ان پر کر سکا۔ کیا میں ان کے لئے دعا کر سکتا ہوں؟

حضور نے فرمایا قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشرک کے لئے دعا نہیں کرنی چاہیئے۔ اب یہ تو معلوم نہیں کہ آپ کے والدین مشرک تھے یا نہیں۔ موجودہ سکھوں کی طرح تھے یا پرانے سکھوں کی طرح۔ سکھ اصل میں دو قسم کے ہیں۔ پرانے جو کہ ہندوؤں کی طرح ہیں۔ دوسرے نئے جیسے اکالی وغیرہ ہیں۔ ان میں سے پرانے سکھ بالعموم دیوی دیوتاؤں کو مانتے ہیں

اگلے جہان کا معاملہ

ماسٹر صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرا بڑا بھائی میرے پاس رہتا تھا۔ میں نے اسے تبلیغ کی۔ تو وہ کہتا کہ میں بابا نانک صاحب کے دین کو اچھا سمجھتا ہوں۔ جب وہ فوت ہو گیا۔ اور اسے جلایا گیا۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ مجھے اس کے انجام کے متعلق پتہ دے۔ دعا کے بعد میں خواب میں دیکھا کہ وہ ۲۴ سالہ نوجوان معلوم ہوتا ہے اور ڈاڑھی چھوٹی چھوٹی ہے۔ جو کہ مسلمانوں کی طرح ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگلے جہان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ بندے کو اس کا علم نہیں دیا گیا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کے دل میں ہدایت ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس کو کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔ انسان ان کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔

تعویذ اور دم

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے نے عرض کیا۔ کہ حضور بعض لوگ تعویذ یا دم کراتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ علاج کی ضرورت نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک دوست میرے پاس آئے۔ اور کہا کہ بعض لوگ تعویذ لکھتے ہیں۔ اور ان سے فائدہ ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ بھی تعویذ لکھ دیا کریں۔ مگر تعویذ میں یہ لکھا کریں۔ کہ تم بڑے بیوقوف ہو۔ جب وہ شخص دوبارہ آکر کہے۔ کہ میرا کام ہو گیا۔ یا میری تکلیف دور ہو گئی ہے۔ تو آپ اسے کہیں۔ کہ ذرا تعویذ کھول کر پڑھو۔ اس میں کیا لکھا ہے۔ تو وہ خود بخود شرمندہ ہو جائیگا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انسانی فطرت ہر کام میں سہولت چاہتی ہے۔ خواہ وہ کام دینی ہوں یا دنیوی عبادات میں لوگوں نے سہولت کے سبب عجیب رستے نکالے ہیں چین والوں کو دیکھ لو۔ وہ کہتے ہیں کہ کون بیٹھا عبادت کرتا رہے۔ اس لئے وہ یوں کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نام لکھ کر رہٹ کے ساتھ باندھ دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ رہٹ چل رہا ہے۔ اور ہماری طرف سے ذکر الٰہی ہو رہا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کوئی ہندو سردی کے موسم میں دریا پر اشنان کرنے کے لئے چلا مگر راستہ میں سوچنے لگا۔ کہ سردی بہت ہے۔ اگر نہایا تو مر جاؤں گا۔ وہ سوچتا جا رہا تھا۔ کہ اسے ایک پنڈت جو دریا سے ہو کر آرہا تھا راستہ میں مل گیا اس نے پنڈت سے پوچھا۔ کہ کیا آپ اشنان کر آئے ہیں۔ پنڈت نے کہا کہ سردی بہت تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نہایا تو مر جاؤنگا۔ اس لئے ایک کنکر اٹھا کر میں نے دریا میں پھینک دیا۔ اور کہا کہ تو را اشنان سو مورا اشنان اور یہ کہہ کر واپس آگیا ہوں۔ اس نے یہ سنکر ایک پتھر اٹھا کر سڑک پر پھینک دیا۔ اور کہا تورا اشنان سو مورا اشنان اور واپس چلا آیا۔ ایسے ہی راستے لوگوں نے نکالے ہیں۔ تاکہ کسی کام میں کوشش اور قربانی نہ کرنی پڑے۔ اور دم اصل میں دعا ہی ہوتی ہے۔ جب دعا کرتے ہیں۔ تو اس دعا کے تعلق کے اظہار کے لئے ہاتھ پھیر دیئے۔ یا پھونک مار دیتے ہیں۔ بعض جگہ ایسا کرنا مجبوری امر ہوتا ہے اگر کوئی آدمی دوائی نہیں کھاتا۔ یا دوائی اثر نہیں کرتی۔ تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اچھے بھلے بھی ایسا ہی کرنے لگ جائیں۔ ایسی باتوں سے قوم کا دماغ مارا جاتا ہے۔ اور لوگ علاج کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض انسان بچے کی طبیعت کے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے استثنائی صورت میں ایسا کیا جا سکتا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ اگر وہ ایسا کام مجبوراً کرے۔ تو بعد میں لوگوں کے ذہنوں سے اس بات کو نکال دے۔ تاکہ آئندہ قوم مضبوط ہو جائے کھیل تماشوں والے ایسے ایسے کام کرتے ہیں۔ کہ دیکھنے والا انسان سمجھتا ہے۔ یہ تو بڑا معجزہ ہے اور اگر اسے ان کی حقیقت سے آگاہ نہ کیا جائے۔ تو وہ ان تماشہ کرنے والوں کو غیب دان کا درجہ دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔ ہمارے یہاں ایک دوست محمد علی صاحب نجومی ہیں۔ وہ فیض اللہ چک کے رہنے والے ہیں۔ ذات کے راول ہیں۔ اس گاؤں میں راولوں کے کچھ اور گھر بھی احمدی ہیں۔ جب وہ احمدی ہوئے تو میں نے ان کو منع کر دیا۔ کہ یہ کام اچھا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ کام چھوڑ دیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے ان کو بلایا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اور اُن سے کہا - کہ مجھے اپنا کام دکھائیں - انہوں نے کہا - کہ آپ فارسی کا کوئی شعر دل میں رکھیں - میں نے دل میں شیخ سعدیؒ کا شعر ؎

کریما ببخشائے برحال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

رکھ لیا - اور اُن سے کہا - کہ میں نے رکھ لیا ہے - آپ بتائیں تو انہوں نے بتا دیا کہ آپ نے کریما ببخشائے برحال ما دل میں رکھا ہے پھر انہوں نے کہا کہ آپ ایک سے دس تک کوئی ہندسہ دل میں رکھیں - چنانچہ میں نے سات کا ہندسہ دل میں رکھا - تو انہوں نے سات کا ہندسہ کاغذ پر لکھ کر دکھا دیا - میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کو کس طرح ان باتوں کا پتہ چلا - انہوں نے بتایا - کہ میں نے سنا ہوا ہے کہ آپ فارسی نہیں جانتے اور جو لوگ فارسی نہیں جانتے وہ عام طور پر یہی شعر دل میں رکھا کرتے ہیں - ہندسوں میں سے بھی اکثر لوگ سات کا ہندسہ رکھتے ہیں - جب ہم نے آٹھ دس آدمیوں سے بات کی - اور پانچ چھ میں ہمارا اندازہ ٹھیک ہو گیا - تو ہم سمجھ لیتے ہیں - کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا اور کچھ ہمارے تجربہ اور توجہ کا بھی دخل ہے - میں نے ان سے کہا کہ اب اسی طرح کرو - مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے اور وہ یقیناً پھر کامیاب نہ ہو سکتے تھے -

ایک دفعہ ایک اہلحدیث دوست یہاں آئے ہوئے تھے - میں نے اُن سے بڑے بیل تک کو کو کہا کہ ایک نجومی صاحب نے ایسا ایسا کہا - انہوں نے کہا کہ مجھے بھی ان سے ملا دیں - میں نے نجومی صاحب کا پتہ کیا اور معلوم ہوا کہ وہ قادیان میں ہی ہیں اس پر میں نے انہیں ہدایت کی کہ ان مولوی صاحب سے ملیں اور ان کو اپنا کام دکھائیں - چنانچہ وہ گئے اور انہیں اپنا کام دکھایا - تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب ہانپتے کانپتے ہوئے آئے اور کہنے لگے - یہ تو بڑا معجزہ ہے انہیں تو غیب کا علم آتا ہے - انہیں کہیں کہ مجھے بھی سکھا دیں - میں نے اُن کو بتایا کہ بات کچھ بھی نہیں - یہ سب اُن کی اٹکل بازیاں ہوتی ہیں - درحقیقت انہوں نے کچھ اندازے لگائے ہوئے ہیں - اور لوگ سمجھتے ہیں - کہ یہ بڑا معجزہ ہے - اسی لئے میں نے ان کو اس قسم کی کمائی سے منع کر دیا تھا -

کچھ لوگ تپائیاں رکھ کر روحوں کو بلانے کا عمل بھی کرتے ہیں - ہمارے یہاں بھی ایک دفعہ بعض بچوں میں اس کا ذکر دو چار دن رہا - میاں شریف احمد صاحب بھی ایسا کیا کرتے تھے - ایک دفعہ نواب صاحب مرحوم نے مجھ سے ذکر کیا - کہ اس طرح بہت سی باتوں کا پتہ لگ جاتا ہے - میں نے ان کو بتایا - کہ کچھ گر ہوتے ہیں جن سے یہ لوگ کام لیتے ہیں - یا مسمریزم ہوتا ہے - کہ خیالات ایک آدمی کے دل سے منتقل ہو کر دوسرے کے دل میں چلے جاتے ہیں - میں نے نواب صاحب سے کہا - کہ ابھی پتہ چل جاتا ہے - آپ کو مرزا اصفدر علی صاحب کے باپ کا نام آتا ہے - انہوں نے کہا نہیں - مرزا صفدر علی صاحب نے نواب صاحب کو بچپن سے پالا تھا - وہ چھوٹے ہی تھے جب کشمیر سے آئے تھے - اور کوئی آدمی اُن کے باپ کا نام نہ جانتا تھا - تو میں نے کہا - مرزا اصفدر علی صاحب کے باپ کا نام بتائیں - لیکن میز کچھ نہ بولا اس کی وجہ یہی تھی کہ اگر ان کے باپ کا نام دوسرے آدمیوں کو معلوم ہوتا - تو پوچھنے پر ان لوگوں کے خیال میں وہ آ جاتا ہے - جب وہ اُس خیال کو اپنے دل میں بار بار دہراتے ہیں - کہ کہیں یہ نام نہ بتا دے تو توجہ کے ذریعہ وہی خیال منتقل ہو کر میز پر کام کرنے والے کے دل میں پہنچ جاتا اور اس کے خیال کا اثر میز پر ہوتا - چونکہ مرزا اصفدر علی صاحب کے باپ کا نام کسی کو معلوم نہ تھا - اس لئے بتانے والا بتا نہ سکا - ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لئے آ رہے تھے - تو انہیں ایک لڑکا جو کہ سکھ کالج میں پڑھتا تھا - لاہور میں ملا اور یہ معلوم کر کے کہ آپ قادیان جا رہے ہیں کہنے لگا - کہ مجھے حضرت مرزا صاحب سے بہت عقیدت ہے اور میں اُن سے دعا کرانا چاہتا ہوں - کچھ عرصہ سے میرے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں - آپ ان سے کہیں کہ وہ میرے لئے دعا فرمائیں - حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا - آپ نے فرمایا - کہ لڑکا تو اچھا ہے - یہ بلا وجہ خیالات جو اُس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیالات اس کے دل میں پاس کے لڑکے کی طرف سے منتقل ہو کر آتے ہیں - آپ کہیں - کہ اپنی سیٹ بدلوا لے - تو پاس بیٹھنے والے کے خیالات کا انسان پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے - اسی لئے کہتے ہیں - کہ ؎

صحبت صالح ترا صالح کند ۔ صحبت طالح ترا طالح کند

جاندار تو الگ رہے بے جان چیزیں بھی پاس پڑی ہوئی چیز کا اثر قبول کرتی ہیں - چنانچہ کہتے ہیں کہ شہد کے پاس بعض کڑوی چیزیں رکھ دی جائیں تو شہد میں بھی کڑواہٹ پیدا ہو جائیگی ایسے ہی چائے بڑی جلدی پاس کی چیزوں کا اثر قبول کرتی ہے - چینی لوگ چائے کے کھیتوں کے اردگرد گلاب کے پودے لگا دیتے ہیں - اور چائے میں ان کی خوشبو آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں میں انتقال اثر انتقال بو اور انتقال خیالات کا مادہ رکھا ہوا ہے - اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین - صادقین کے پاس صرف بیٹھنے کا بھی فائدہ ہوتا ہے - اور اُن کے خیالات پاکیزہ بیٹھنے والے پر بھی اثر کرتے ہیں - وعظ ونصیحت بھی ضروری چیز ہے - جیسے فرماتا ہے کہ پہلی قوموں کے حالات کو دیکھو - ان کی ترقیات اور ان کی تباہیوں کو دیکھو - اور اُن سے نصیحت حاصل کرو - لیکن علاوہ وعظ کی توجہ کے ایک ضروری حصہ یہ بھی ہوتا ہے - کہ اُن کے پاس بیٹھا جائے - اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - کونوا مع الصادقین -

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے - اس وقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہئے جو دیار حبیب میں تنگی کے ایام گذار رہے ہیں - ہمیں ان کے لئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہیئے - گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے - گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبد اللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے - کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا - کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا - گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی - غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے - جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں - اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں - اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۱۰۰ غرباء کے لئے ادا کریں - امید ہے کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی - والسلام

خاکسار : مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور خراج عقیدت

ہر مذہب و ملت کے اہل علم اصحاب کی طرف سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تن تنہا گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ جب خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح اور اسلام کی تجدید کا کام آپ کے سپرد کیا۔ اور جب آپ اس فرض کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہوئے تو اپنے اور پرائے سب آپ کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ اور جوں جوں آپ کی آواز بلند ہوتی گئی مخالفت بھی بڑھتی گئی۔ اور اس قدر شدید ہو گئی۔ کہ سوائے خدا تعالیٰ کے ماموریں اور مرسلین کے اس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ نے آپ کو نہایت غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی اور آپ نے اسلام کی خدمتگزار اور جاں نثار جماعت قائم فرما دی۔ وہ جماعت جو اپنی جان اور مال آپ کے ارشاد پر خدا کی راہ میں قربان کرنا باعث سعادت سمجھتی ہے۔ اور جس نے آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا وہ نمونہ دکھایا۔ جس کی مثال موجودہ زمانہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور جس نے ایسے اخلاص اور جاں نثاری کا ثبوت دیا جو نہایت ہی غیر معمولی ہے۔

اس کے علاوہ وہ لوگ جو اپنی بعض کمزوریوں کی وجہ سے آپ کی جماعت میں تو داخل نہ ہوئے۔ مگر سمجھ بوجھ کا مادہ رکھتے تھے۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان شخصیت اور آپ کے غیر معمولی کارناموں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ اور اس وقت جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے قبل از وقت دی ہوئی خبروں کے مطابق عین وقت پر اپنے پاس بلا لیا۔ اور آپ اپنا فرض ادا کر کے اپنے حقیقی محبوب اور مولیٰ کے پاس چلے گئے تو اس قسم کے لوگ اپنے جذبات کو دبا نہ سکے۔ اور انہوں نے اپنے اپنے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق خراج عقیدت ادا کیا۔

اگرچہ یہ تحریریں پہلے بھی کئی بار شائع ہو چکی ہیں۔ مگر اب پھر شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اب جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں وہ پودا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لگایا خدا کے فضل سے تناور درخت بن گیا ہے۔ اور وہ نور جو آپ کے ذریعہ چمکا اکناف عالم تک کو منور کر رہا ہے۔ سعادت مند اصحاب ان تحریروں سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ہر مذہب و ملت کے لوگوں کی طرف سے شائع ہوئیں۔

اخبار "وکیل" امرتسر

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا تھا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب کی رحلت اس قابل نہیں۔ کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو۔ یہ نازش فرزندان توحید بہت کم منظر عام پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں۔ دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیمیافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا۔ کہ ان کا ایک بڑا محسن ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لئے وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتا۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی۔ کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا۔ جو اس وقت کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔ جو اپنی اعلیٰ خواہش محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کردے"

اخبار "پانیر" الہ آباد

"مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا اور وہ کامل صداقت اور خلوص سے اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ ان پر الہام الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اور کہ ان کو خارق عادات طاقت بخشی گئی۔

جب انہوں نے حیرت زدہ بشپ ویلڈن کو چیلنج دیا۔ کہ نشانوں میں ان کا مقابلہ کرے جیسا کہ الیاس نبی نے بعل کے پیرؤں کو دیا تھا۔ اور اس مقابلہ کا یہ نتیجہ قرار دیا۔ کہ یہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ سچا مذہب کونسا ہے۔ اور مرزا صاحب اس وقت یہاں تک تیار تھے کہ حالات موجودہ کے مطابق پادری صاحب جس طرح چاہیں اس امر میں اپنا پورا اطمینان کر لیں۔ کہ نشان کے دکھلانے میں کوئی دھوکہ یا فریب استعمال نہیں کیا گیا۔ بہرحال قادیان کا نبی ایک ایسا انسان تھا۔ جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آیا کرتے۔ ان کی روح کو سلامتی ہو"

اخبار "زمیندار"

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۶ مئی کی صبح کو لاہور میں انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ضلع گورداسپور کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے۔ ..... ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ ..... ۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی ان دنوں میں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے۔ کہ مہمانوں سے بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ .... گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل نہ ہوئی۔ مگر ہم ان کو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے"

"صادق الاخبار" ریواڑی

"چونکہ مرزا صاحب نے اپنی پرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے۔ اور کر دکھایا ہے۔ کہ حق حق ہے۔ اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کما حقہ ادا کر کے خدمت اسلام میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے۔ کہ ایسے اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل اور عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے"

رسالہ "تہذیب النسواں" لاہور

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے۔ اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے دلوں کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں منصباً تو مسیح موعود نہیں مانتے تھے۔ لیکن ان کی ہدایت و راہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی"

علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ ۱۹۰۸ء

"مرحوم ایک مانے ہوئے مصنف اور مرزائی فرقہ کے بانی تھے ..... ۱۸۷۴ء سے ۱۹۰۸ء تک شمشیر قلم عیسائیوں آریوں اور برہمو صاحبان

کے خلاف خوب چلایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کی پہلی کتاب اسلام کے ڈیفنس میں تھی۔ جس کے جواب کے لئے آپ نے دس ہزار روپیہ انعام رکھا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ پر اکثر مقدمات کئے گئے۔ اور آپ نے اپنی تصنیف کردہ اسّی کتابیں پیچھے چھوڑی ہیں جن میں سے بیشتر عربی زبان میں ہیں۔ بیشک مرحوم اسلام کا ایک بڑا پہلوان تھا"۔

اخبار برھم پرچارک لاہور

"ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ مرزا صاحب کیا بلحاظ اخلاق اور شرافت کے ایک بڑے پایہ کے انسان تھے"۔

اخبار "المبشیر" اٹاوہ

"جو درجہ کہ حضرت مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدس کا اپنی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور عالم و فاضل کو اپنے معتقدین پر تھا۔ اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر اور نہ کسی لیڈر اور ریفارمر کا اپنے مقلدین پر"۔

اخبار امرت بازار پتر کا کلکتہ

"وہ فقیرانہ طور پر زندگی بسر کرتے تھے اور سینکڑوں آدمی روزانہ ان کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ ان کے مریدین میں ہر قسم کے لوگ فاضل و مولوی با اثر رئیس اور تعلیم یافتہ آدمی امیر و سوداگر ہیں"۔

رسالہ اندر لاہور

اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو مرزا غلام احمد صاحب ایک صفت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) صاحب سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ اور وہ صفت ان کا استقلال تھا۔ خواہ وہ کسی مقصود کو لے کر تھا۔ اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے۔ اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرہ بھی لغزش نہیں کھائی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات کے متعلق یہ تاثرات مخالفین کے ہیں۔ اور جس چیز کو مخالف بھی تسلیم کر لیں اس کے ثبوت کے لئے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء ایک بینا آنکھ کے لئے یہ شہادات حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کی کامیابی و کامرانی پر کافی دلیل ہیں۔ خاکسار رشید احمد چغتائی عفی عنہ واقف زندگی قادیان

مبارک ہیں وہ جو مصلح موعود کی آواز پر لبیک کہیں

تم خدا اور رسول کے مناد ہو۔ دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں لگ جاؤ

(ارشاد حضرت امیر المومنین)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے آپ کو مناد مقرر کیا گیا ہے۔ اور اگر ڈھنڈورچی اچھی طرح ڈھنڈورا نہ دے۔ تو وہ کسی اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ اسی طرح کام کریں جس طرح ایک ڈھنڈورچی کرتا ہے۔ اپنے اہل کو اپنے رشتہ داروں کو اپنے محلہ والوں کو اپنے گاؤں والوں کو شہر والوں کو اور علاقہ والوں کو خدا تعالیٰ کی آواز پہنچائیں۔ اور پہنچاتے چلے جائیں کیونکہ نہیں معلوم خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کس کے لئے کس وقت کھلیں۔ ہو سکتا ہے کہ جب وہ وقت آئے تمہاری زبان خاموش ہو اور وہ ہدایت سے محروم رہ جائے۔

یہ مت خیال کرو کہ تمہاری زبان میں اثر نہیں ہر چیز کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ جب اثر ظاہر ہوتا ہے لیکن اگر واقعی زبان میں اثر نہیں ہے۔ تو پھر پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے۔ جو ہمارے زمانہ سے پہلوں کو نہیں ملا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سے دنیا آج تک اس دن کی منتظر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کا وہ فرج جس کی نوحؑ سے لیکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک ہر نبی خبر دیتا آیا ہے۔ وہ اب ظاہر ہوا ہے۔ آسمان سے خدا تعالیٰ کا ایک مقدس نازل ہوا ہے۔ دنیا نے اگرچہ اسے نازل ہوتے نہیں دیکھا لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اسی کی طرف سے آیا۔ خدا تعالیٰ کی تائید کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے۔ دنیا نے اگرچہ وہ ہاتھ نہیں دیکھا لیکن خدا نے خود اس کی گواہی دی ہے۔

خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی ہے۔ دنیا نے اگرچہ اسے نہیں دیکھا مگر خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ وہ میرا ہاتھ لاکھوں کروڑوں بلکہ خبر نہیں کتنے سالوں کے بعد وہ مقدس پیدا ہوا ہے۔ اس نعمت کی دنیا کو خبر دو۔ اور گلی کوچوں میں اس کی منادی کرو۔ اور دیوانہ وار کرو۔ وہ جو آج خدا تعالیٰ کے نام کی منادی کرتا ہے۔ قیامت کے روز اس کے نام کی منادی کر دی جائیگی۔ جو آج خدا کے نام کو بلند کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس کا نام بلند کیا جائیگا۔ وہ جو آج لوگوں کو جنت کے لئے بلاتا ہے۔ قیامت کے روز جنت اسے بخشی جائیگی۔ وہ جو آج لوگوں کو توبہ کے لئے بلاتا ہے۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کریگا۔ تمہارے لئے بخشش ہے۔ بخشش رحمت ہے رحمت فضل ہے۔ فضل برکت ہے۔ برکت خدا نے خود آسمان کو تمہاری تائید کے لئے تیار کیا اور زمین کو تمہاری تائید کا حکم دیا۔ پس جاؤ اور دنیا میں منادی کرو۔ یہانتک کہ تمہارے گلے بیٹھ جائیں اور دنیا کے کان تھک جائیں۔ یا تو سب لوگ مان لیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے۔ اگر وہ جنت کے لائق ہیں۔ تو اس میں داخل ہو جائیں اور اگر دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تو اس کے اہل بن جائیں۔ مگر یہ دگدا کی حالت یہ درمیانی حالت ٹھیک نہیں۔ کب تک زمین پر خدا تعالیٰ کے مقدس دکھ دیئے جائینگے کب تک ان کو گالیاں دی جائینگی کب تک خدا تعالیٰ کی ہستی کو فریب قرار دیا جائیگا۔ یہ دن ختم ہونے چاہئیں۔ اور ختم کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے"۔

یہ مصلح موعود کی آواز ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس آواز کو سن کر بے قرار ہو جائے دنیا کی بے ثباتی ظاہر ہے اگر وہ آپ کے پیش نظر نہیں تو ذرا تصور کرو کسی ایسے شخص کا جس کے گھر میں اس کا عزیز مردہ پڑا ہے اور وہ اس کی تجہیز و تکفین میں لگا ہے۔ دیکھو عقلمند وہی ہے جو آخرت کا سامان کرتا ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور دنیا کی طرف جو چند کوڑی سالوں تک ہے۔ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور پھر کتنا مبارک وہ وجود ہے۔ جو شخص خدا کے خلیفہ۔ اس مثیل مسیح و یوسف ثانی مظہر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء کے مصدق کا حکم سن کر خدا کے دین کی خدمت پر آمادہ ہو جائے کیونکہ اس نے خدا کے نائب کا حکم مان کر خدا کی رضا کو حاصل کیا اور عقلمندی کا اس کے علاوہ ثبوت دیا۔

پس چاہئے کہ ہر احمدی دین کو دنیا پر مقدم کرے اس کا کوئی دن ایسا نہ گزرے جس دن اس نے تبلیغ نہ کی ہو۔ کوئی مہینہ ایسا نہ گزرے جس میں اس نے کئی احباب تک پیغام حق پہنچا کر اپنا فرض نہ ادا کیا ہو۔ اور پھر کوئی سال ایسا نہ گزرے کہ رخصتوں کے دنوں میں کچھ دن تبلیغ دین کے لئے وقف کر کے گھر سے باہر گیا ہو۔

پس تبلیغ کرو۔ تبلیغ کرو۔ (۱) پنشن یافتہ احباب چھوٹی سرکار سے پنشن لے کر بڑی سرکار کی خدمت کریں۔ (۲) اور دیگر تمام احباب اپنے فارغ اوقات سلسلہ کو دیں۔ (۳) اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم دلا کر خادم دین بنائیں (۴) دیہاتی احباب مناسب تعلیم کے دیہاتی مبلغین کلاس میں داخل ہونے کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

(نظارت دعوت و تبلیغ)

تبلیغی دوروں کے متعلق ضروری اعلان

نظارت ہذا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان بھر میں تبلیغی دورے کئے جائیں تمام جماعتیں جلد از جلد مطلع کریں کہ کیا وہ مجوزہ پروگرام کے مطابق اپنے ہاں جلسے کرنے کا انتظام کرنے کے لئے تیار ہوں گی۔ پروگرام کافی وقت قبل شائع ہو جائیگا (اور) ہر جماعت سے فرداً فرداً طے کیا جائے گا۔ مبلغین کے جملہ اخراجات مقامی جماعتوں کو برداشت کرنے ہونگے۔

چاہئے کہ جماعتیں اپنی اپنی جگہ کی نوعیت کے لحاظ سے مطلع کریں۔ کہ کتنے دن مبلغین کا قیام وہاں ضروری ہوگا۔ اور کن مضامین پر جلسے کئے جانے ضروری ہونگے۔ بہتر ہوگا۔ اگر اس بات کی تصریح بھی کی جاوے کہ جلسہ گاہ کا بغیر کسی نقض امن کے انتظام ہو جائے گا۔

(نظارت دعوت و تبلیغ)

شملہ میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ شملہ کی تبلیغی رپورٹ بابت ماہ اپریل و مئی ۱۹۴۵ء درج ذیل ہے:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تمام افراد جماعت تبلیغ کرتے رہے۔ تبلیغ کا عام طریقہ یہ ہے۔ کہ دوست دفتروں میں اپنے ساتھ کام کرنے والے احباب سے تبادلۂ خیالات کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے زیر اثر احباب کو خصوصیت سے تبلیغ کرتے ہیں۔ کتب سلسلہ اردو۔ انگریزی ہندی وغیرہ میں ٹریکٹ متعلقہ احباب ہندو سکھ و مسلمان کو پڑھنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ اور جب وہ پڑھ چکتے ہیں۔ تو ان سے لیکر دوسرے دوستوں کو دے دیئے جاتے ہیں۔ اور انہیں دوسری کتابیں بغرض مطالعہ دی جاتی ہیں۔ اخبار الفضل کے اہم مضامین جو زمانہ حاضرہ کے مذاق کے مطابق ہوتے ہیں۔ غیر احمدیوں کو پڑھوائے جاتے ہیں۔ اور بعض خود پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔ جنگ میں اتحادیوں کی کامیابی پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی دعاؤں کا اثر اور پیشگوئیاں بتا کر تبلیغ کی جاتی رہی۔

لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ شملہ کے حالات کے مطابق ایک نہایت موثر ذریعہ ہے۔ اس لئے متعدد دوست اپنے زیر اثر دوستوں کو لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگوں کا رحجان سیاست کی طرف ہے بعتدبہ حصہ ایسا ہے۔ جو بالشوزم یا کمیونزم کا حامی ہے۔ اس لئے نظام نو کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ اور بھی اگر کوئی اس قسم کا لٹریچر ہو۔ جو موجودہ زمانہ کے حالات کا مختصر نقشہ کھینچ کر اسلامی تعلیم کے مطابق اس کا علاج پیش کرے۔ تو بہت موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک دوست نے خاکسار کو بتلایا۔ کہ جب بڑے بڑے افسروں سے احمدیت کے متعلق بات چیت کی جاتی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ اور باتیں ہم سننا نہیں چاہتے۔ بتاؤ۔ کہ اس زمانہ کی الجھنوں کے متعلق احمدیت کیا کہتی ہے۔ اور خلیفہ صاحب کا کیا فرمان ہے۔

ہمارے ایک دوست محمد مقبول الٰہی صاحب بی۔ اے جو مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ بھی ہیں۔ اس بارے میں بہت مستعد ہیں۔ وہ لائبریری میونسپل سے بعض کتابوں سے کمیونزم کے متعلق نوٹس لیتے ہیں۔ اور ان کو ٹائپ کیا جا رہا ہے۔ بعد ازاں ان تمام حوالوں کو جمع کر کے کمیونزم کی خامیاں ظاہر کی جائینگی۔ اور اسلامی تعلیم کی فضیلت ثابت کی جائیگی۔ اور اگر خدا نے توفیق دی۔ تو اسکو کتابی صورت میں شائع کر دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت انہوں نے ایک تعارفی نوٹ انگریزی میں لکھا ہے۔ جس میں احمدیت کی حقیقت اور مختصر تاریخ بیان کی گئی ہے۔ جسے ٹائپ کر کے دہلی۔ لاہور۔ امرتسر قادیان کے نام پر بھیج دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ انکی چھپوائی کے اخراجات کے متعلق اطلاع دیں۔ جس جگہ نسبتاً سستا ہوگا۔ انشاء اللہ پانچ سو یا ہزار کاپیاں خدام الاحمدیہ کے خرچ پر چھپوائی جائینگی۔ اور شملہ میں تقسیم کی جائینگی۔ اس کے بعد اس سلسلہ کو اسی طرح پر جاری رکھنے کا ارادہ ہے۔

ایک اور دوست جن کا نام مرزا خورشید بیگ صاحب ہے۔ تبلیغی لحاظ سے بہت مستعد نوجوان ہیں۔ اکثر ملاقات انگریزوں سے رہتی ہے۔ کیونکہ وہ ایسے کام پر متعین ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو بڑے بڑے افسروں سے ملاقات کے مواقع ملتے رہتے ہیں وہ ایک نومسلم انگریز خاتون کو نماز انگریزی سکھلاتے رہے۔ اور اسلام کی تعلیم کو تفصیلاً بیان کرتے رہے۔ ایک انگریز مینجر کو جو ہوٹل میں رہتا ہے۔ اور افریقہ میں ہمارے مشن کے ذریعہ احمدیت کی تعلیم سے قدرے واقف ہے۔ اور کچھ لٹریچر بھی اس کے پاس ہے۔ اچھی طرح تبلیغ کی۔ غالباً کوئی کتاب بھی اسے پڑھنے کے لئے دی ہے۔ چونکہ انگریزی لٹریچر ہمارے پاس موجود نہیں۔ اس لئے بہت کچھ رکاوٹ اس وجہ سے واقع ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے مذکورہ بالا دوست نے ایک سوس (Swiss) خاتون کو جو پہلے مسلمان تھی۔ اور جو اپنے مسلمان خاوند کی بد اخلاقی کی وجہ سے مرتد ہو چکی ہے۔ خصوصیت سے تبلیغ کی۔ اور بتلایا کہ کسی مسلمان کے ذاتی طور پر بد اخلاق ہونے سے اسلام کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ نیز اسلام کے محاسن بیان کر کے اسے قائل کر دیا۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو وہ اسلام قبول کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک انگریز خاتون جو ایک بریگیڈیر کی بیوی ہے کو بھی اچھی طرح تبلیغ کی۔ اور بعض ٹریکٹ دیئے۔

چار عدد خطبہ نمبر اخبار الفضل چار غیر احمدی معززین کے نام پر جاری کروائے گئے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً ان سے ملاقات کر کے حالات سے مطلع رہنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور زبانی تبلیغ کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔ ایک دوست نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی اپنی تصانیف کا مطالعہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ چونکہ وہ عربی کے ایم۔ اے ہیں۔ اور شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے حضور علیہ السلام کی عربی کتب کے مطالعہ کی طرف رحجان ظاہر کیا۔ چار اور خطبہ نمبر جاری کرائے جا رہے ہیں۔ ان میں سے دو دوست ایسے ہیں۔ جنہوں نے خود مطالعہ کرنے کی رغبت ظاہر کرتے ہوئے اخبار کے اجراء کی درخواست کی۔

بعض دوستوں نے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ اور بعض نے اپنے ہمسایوں کو تبلیغ کی۔ بعض دوستوں نے تبلیغ کے لئے ایام وقف کئے۔

دوستوں میں تبلیغ کا جذبہ پیدا کرنے اور ان کو ترغیب و تحریص دلانے کے لئے خاکسار نے جمعہ کے روز یہ اعلان امام صاحب کے توسط سے کروایا۔ کہ جو دوست تبلیغ میں خاص دلچسپی لینگے۔ اور اس بارہ میں کوئی اہم کام کرینگے۔ ان کے نام خصوصیت سے تبلیغی رپورٹ میں درج کئے جائیں گے۔ نیز ایسے دوستوں کے نام حضرت اقدس مصلح الموعود ایدہ الودود کی خدمت عالیہ میں بھی دعا کے لئے عرض کئے جایا کریں گے۔ والسلام

خاکسار عبد المجید احمدی سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ شملہ۔

جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ کا سالانہ جلسہ

جماعت ہذا کا سالانہ تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۲ اور ۱۳ ہجرت منعقد ہوا۔ ہفتہ کے روز ۹½ بجے رات تا ایک بجے اور بروز اتوار صبح ۱۰ تا ۲ بجے پھر ۴½ تا ۷½ شام اور رات ۱۰ بجے سے ایک بجے تک خیر و خوبی سے سر انجام ہوا۔ حاضری تقریباً ہزار تک ہو جاتی رہی۔ بیرونی مقامات لاہور۔ امرتسر۔ ٹانڈو۔ بھبہ۔ باغبانپورہ۔ شاہدرہ۔ توپخانہ اور ارد گرد سے بھی علاوہ جماعت کے دوسرے احباب نے شمولیت کی۔ بروز ہفتہ زیر صدارت جناب مرزا ارشد بیگ صاحب بعد تلاوت قرآن کریم و نعت و نظم کے حسب ذیل تقاریر ہوئیں:۔

(۱) تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں } بابو سعد اللہ خاں صاحب بی۔ اے ایس۔ اے۔ وی۔

(۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے سکھ کتب۔ گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۳) وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام۔ محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری۔

بروز اتوار صبح ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک زیر صدارت جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا جلسہ ہوا۔ تلاوت اور نعت و نظم کے بعد۔

تقریر خلافت راشدہ } جناب قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج قادیان۔

شام ۵ بجے سے ۸ بجے تک زیر صدارت جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی جلسہ ہوا۔

(۱) تقریر:۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے } جناب مولنا مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

(۲) مسئلہ ختم نبوت۔ " میاں عبد الستار صاحب قمر اجنالوی

رات دس بجے سے ایک بجے تک زیر صدارت جناب میر محمد بخش ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ تلاوت و نظم کے بعد حسب ذیل تقاریر ہوئیں:۔

(۱) تقریر تبلیغی جدوجہد کے تین واقعات۔ } قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ

(۲) " علمائے زمانہ } گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۳) " صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام } ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

جناب قاضی محمد نذیر صاحب کی تقریر ہونے دو بجے ختم ہوئی۔ دوران تقریر میں مقامی شیعہ صاحبان میں سے سید غلام رسول صاحب نے کچھ اعتراض کئے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں ایک ممبر مرزا محمد شفیع صاحب نے ان کی جگہ لے لی۔ ان کے اور جناب قاضی صاحب کے درمیان ۱۰۔۱۰ منٹ سوال و جواب کے لئے وقت مقرر ہوئے جناب مرزا صاحب کے سوالات کے جوابات جناب قاضی صاحب نے انہی کی کتب میں سے دیئے۔ اور تقریباً ۱½ گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور آخر مرزا صاحب موصوف کو میدان چھوڑنا پڑا۔ میاں حبیب اللہ صاحب سیکرٹری اہلحدیث اور میاں محمد اسماعیل صاحب نے تحریری سوالات کئے۔ جناب خادم صاحب نے آخری اجلاس میں اپنی تقریر سے قبل ان کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ (خیر اللہ سیکرٹری تبلیغ)

واقفین جائیداد کی چھبیسویں فہرست

تصحیح:۔ فہرست مطبوعہ "الفضل" ۵ مئی ۱۹۴۵ء میں پہلا نام عنایت اللہ ہے۔

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۳۷	چوہدری محمد عبد اللہ خاں صاحب بمبانوالہ۔ سیالکوٹ	ساری زمین
۲۳۳۸	محمد بشیر الدین صاحب۔ بھاگلپور	وعدہ -/۱۰۰۰
۲۳۳۹	عبد القدیر صاحب دار الفضل قادیان	۲ ماہ کی آمد
۲۳۴۰	عبد السمیع شاہ صاحب ٹی آئی ہائی سکول قادیان	ایک ماہ کی آمد
۲۳۴۱	عبد الرشید صاحب درویش گجرانوالہ	ایک ماہ کی آمد ساری جائیداد
۲۳۴۲	جمعدار عبد الحق صاحب۔ فتح گڑھ چھاؤنی	ایک ماہ کی آمد
۲۳۴۳	حوالدار برکت علی صاحب 〃	〃 〃 〃
۲۳۴۷	رکن الدین صاحب۔ مل کوہاٹ	〃 〃
۲۳۴۸	جمعدار عنایت اللہ صاحب فیروزپور	〃 〃 〃
۲۳۴۹	اہلیہ 〃 〃	وعدہ -/۱۰۰
۲۳۵۰	اہلیہ چوہدری دوست محمد صاحب۔ خالد جام نگر	سارا زیور
۲۳۵۱	غلام قادر صاحب شرق۔ سکندر آباد	۵ مرلہ زمین
۲۳۵۲	سید غوث علی شاہ صاحب سیالکوٹ	ساری جائیداد ۲ ماہ کی آمد
۲۳۵۳	حوالدار محمد شریف احمد صاحب کیٹنی اہلیہ کی طرف سے وعدہ	-/۲۰

جماعت گھڑ رانجھا ضلع سرگودھا

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۵۴	شیخ شمس الدین صاحب	ایک ماہ کی آمد
۲۳۵۵	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	〃 〃
۲۳۵۶	ملک محمد عبد اللہ صاحب پٹواری	〃 〃
۲۳۵۷	مستری جمعہ خاں صاحب	〃 〃

نوٹ:۔ (جماعت گھڑ رانجھا سے ماسٹر بشیر الدین احمد صاحب نے تحریک کرکے فارم وقف جائیداد بھجوائے)

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۵۸	محمد شفیع صاحب جہلم شہر	ایک ماہ کی آمد

مجلس خدام الاحمدیہ نئی دہلی

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۵۹	چوہدری عبد الحق صاحب ورک	ایک ماہ کی آمد
۲۳۶۰	مرزا ظہور الحق صاحب	۱ 〃
۲۳۶۱	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب	۱ 〃
۲۳۶۲	سید عبد الغفور صاحب ناصر	۲ 〃
۲۳۶۳	شیخ محمد عبد اللہ صاحب	۲ 〃
۲۳۶۴	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل	۱ 〃
۲۳۶۵	مرزا احسان الحق صاحب	۲ 〃
۲۳۶۶	ملک عبد الرحمٰن صاحب سلیم	۱ 〃
۲۳۶۷	چوہدری بنیامین صاحب برقی	۱ 〃
۲۳۶۸	محمد لطیف صاحب	۱ 〃
۲۳۶۹	سید عبد القیوم شاہ صاحب	۱ 〃
۲۳۷۰	سید عبد القادر شاہ صاحب	۱ 〃
۲۳۷۱	محمد اسلم خاں صاحب	ایک ماہ کی آمد
۲۳۷۲	آفتاب احمد خاں صاحب	۲ 〃 〃
۲۳۷۳	شکیل احمد خاں صاحب	۱ 〃 〃
۲۳۷۴	ادیب احمد خاں صاحب	۱ 〃 〃
۲۳۷۵	مسعود احمد خاں صاحب	۱ 〃 〃
۲۳۷۶	نذیر احمد خاں صاحب شمشاد	ایک مکان
۲۳۷۷	مرزا منظور احمد صاحب	۲ ماہ کی آمد
۲۳۷۸	شیخ بشارت احمد صاحب	۱ 〃
۲۳۷۹	چوہدری عبد المنان صاحب	۱ 〃
۲۳۸۰	شیخ رحمت اللہ صاحب	۱ 〃
۲۳۸۱	مرزا ارشاد احمد صاحب	۲ 〃
۲۳۸۲	شریف احمد صاحب	۱ 〃

نوٹ (مجلس خدام الاحمدیہ نئی دہلی سے چوہدری عبد الحق صاحب ورک نے تحریک کرکے وقف جائیداد کے وعدے بھجوائے۔ اس سے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ پہاڑ گنج دہلی سے مولوی اسمٰعیل صاحب تھاپوری وقف جائیداد کے وعدے بھجوا چکے ہیں)

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۸۳	ملک برکت علی صاحب گجرات	ساری جائیداد

جماعت میراں پور کٹڑہ۔ شاہجہانپور

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۸۵	سرفراز علی صاحب	ساری جائیداد
۲۳۸۶	نفیس فاطمہ خانم صاحبہ	〃
۲۳۸۷	محمد عزیز اللہ خان صاحب اختر	〃
۲۳۸۸	مظہر حسین صاحب	〃

نوٹ (جماعت میراں پور کٹڑہ سے وقف جائیداد کے وعدے سرفراز علی صاحب نے بھجوائے)

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۸۹	ڈاکٹر احمد دین صاحب کنری سندھ	۲ ماہ کی آمد
۲۳۹۰	حشمت علی صاحب پٹواری پاکپتن	ساری جائیداد
۲۳۹۱	حوالدار کلرک ایس۔ اے۔ آر عزیز ضلع منٹگمری	۲ ماہ کی آمد
۲۳۹۲	لفٹیننٹ محمد افضل خان صاحب معرفت ۱۲ اے بی او	ساری جائیداد

جماعت کھتو والی۔ لائل پور

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۱۷/۱	میاں خوشی محمد صاحب	ایک ماہ کی آمد
۲۳۱۸/۱	چوہدری امیر احمد صاحب	۸ گھماؤں زمین
۲۳۲۴/۱	چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ	۲ ماہ کی آمد

مندرجہ ذیل نے اپنے وقف میں جو اضافہ کیا ہے وہ درج ذیل ہے:۔

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۲۱	چوہدری محمد حسین صاحب ولد شاہ محمد صاحب	-/۲۷۵۰ کی جائیداد
۲۳۱۹	چوہدری سردار خاں صاحب	-/۱۴۰۰ کی جائیداد
۲۳۹۳	جمعدار رحیم بخش صاحب منماڈ	دو ماہ کی آمد
۲۳۹۴	لفٹننٹ ملک ستار بخش صاحب۔ چٹاگانگ	ایک ماہ کی آمد
۲۳۹۵	شیخ محمد حسین صاحب فیروزپور	۲ 〃
۲۳۹۶	سید محمد صدیق صاحب 〃	۲ 〃
۲۳۹۷	حکیم عبد المالک صاحب 〃	۱ 〃
۲۳۹۸	جمعدار محمد سعید صاحب 〃	۲ 〃

نوٹ (فیروزپور سے وقف جائیداد کے وعدے سید محمد صدیق صاحب نے بھجوائے)

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۳۹۹	کیپٹن نظام الدین صاحب SEAC	۲ ماہ کی آمد
۲۴۰۰	مسز ایس کے منتھو چٹاگانگ	ساری جائیداد
۲۴۰۱	غلام احمد خان صاحب 〃	〃
۲۴۰۲	فضل کریم صاحب SEAC	ایک ماہ کی آمد
۲۴۰۳	جمعدار حمید احمد صاحب 12 ABPO	۱ 〃
۲۴۰۴	عبد العزیز صاحب 5/15 پنجاب رجمنٹ	۱ 〃

گجرات

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۴۰۵	محمد ابراہیم صاحب ڈار	ایک ماہ کی آمد
۲۴۰۶	برکت بی بی صاحبہ حیا	۱ 〃 〃
۲۴۰۷	منشی محمد خورشید عالم صاحب	۱ 〃 〃
۲۴۰۸	محمد رمضان صاحب ڈار	۱ 〃 〃

نوٹ (گجرات کی جماعت کے وہ دوست جو ابھی وقف جائیداد کی تحریک میں شامل نہیں ہوئے وہ اس مبارک اور سہل تحریک میں شامل ہو کر وقف فنڈ کو مضبوط بنائیں)

نمبر کھاتہ	نام	مقدار
۲۴۰۹	مبارک احمد صاحب ارشاد بمبئی	۲ ماہ کی آمد
۲۴۱۰	ملک بشیر احمد صاحب نئی دہلی	۲ 〃
۲۴۱۱	سید ظفر احمد صاحب بخاری دہلی	۱ 〃
۲۴۱۲	مظفر حسین صاحب عباسی قریشی لاہور چھاؤنی	ایک ماہ کی آمد
۲۴۱۳	امیر الدین صاحب امرتسر	۱ 〃
۲۴۱۴	شیخ عبد الغنی صاحب ٹانگانیکا افریقہ	۲ 〃
	اہلیہ 〃 〃	-/۲۰۰ شلنگ
۲۴۱۵	محمد شفیع صاحب معرفت ۲۱ اے بی پی او	ایک ماہ کی آمد
۲۴۱۶	ماسٹر نذیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع سیالکوٹ	۲ 〃
۲۴۱۷	سید محمد شریف صاحب مٹیا محل دہلی	۲ 〃
۲۴۱۸	شیخ غلام رسول صاحب معرفت سی ایم ایف	۱ 〃
۲۴۱۹	کرامت اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول	ایک ماہ کی آمد
۲۴۲۰	مرزا عنایت اللہ صاحب عقب مسجد اقصیٰ قادیان	۲ 〃
۲۴۲۱	مولوی ارجمند خان صاحب جامعہ احمدیہ قادیان	-/۱۰۰

(انچارج تحریک جدید)

"الفضل" کی اعانت

مکرم جناب گلزار احمد صاحب پروپرائٹر سٹینڈرڈ میکر کمپنی کلکتہ نے مبلغ ۲۵/ روپے کی رقم بعض اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے بھجوائی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔

(مینجر)

اکسیر ذیابطیس

اگر آپ کو دھیم پیشاب آتا ہے اور پیشاب میں شکر آتی ہے اور جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں اور تمام دنیا کے حکیم و ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں۔ اسکو استعمال کیجئے قطعی جڑ سے ذیابطیس کو دفعہ کردیگی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ تجربہ خود شاہد ہو جائیگا۔ قیمت چار روپے (نوٹ) میں خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا نہایت مجرب ہے میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا ہے عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں ہے

پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی پنجربان محمود نگر ۵ لکھنؤ

این۔ ڈبلیو۔ آر سروس کمشن لاہور

کوچنگ کلرکوں کی حیثیت سے ٹریننگ دینے کے لئے والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں داخلہ کے واسطے امیدواروں کی درخواستیں ۱۸ر جون ۱۹۴۵ء تک مطلوب ہیں درخواستیں مقررہ فارم پر ہونی چاہئیں۔ یہ فارم این۔ ڈبلیو۔ آر کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے بہ قیمت ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں ۳۵ عارضی خالی اسامیاں ہیں جن میں سے ۲۲ + ۳ مسلمانوں کے لئے ۔ ۴ سکھوں۔ پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے۔ اور ایک اسامی اچھوتوں کے لئے ریزرو ہے۔ اگر مسلمان امیدوار کافی تعداد میں نہ مل سکے۔ تو ان کے حصے کی باقی اسامیاں ان ریزرو خیال کی جائیں گی۔

تنخواہ:۔ دوران ٹریننگ میں اٹھارہ روپے ماہوار۔ کمر کوالیفائڈ ہونے پر اگر سروس میں رکھا گیا تو چالیس روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ تنخواہ کا سکیل یہ ہے:۔ ۳۰ - ۲/۱ - ۵۰ - ۲ - ۶۰ روپے ماہوار۔ اس کے ساتھ مہنگائی الاؤنس و دیگر الاؤنس حسب قاعدہ ماتحت اجازت ہوگی۔ دیئے جائیں گے

قابلیت:۔ میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن میں اگر نتائج امتحان ڈویژن میں نکلے ہوں) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی تعلیم ہو۔

عمر:۔ ۲۰ر جولائی ۱۹۴۵ء کو اٹھارہ اور پچیس سال اور اچھوتوں کی صورت میں ۲۸ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

اٹھارہ سال سے کم اور پچیس سال سے زیادہ عمر کے تھرڈ ڈویژن میں میٹرک پاس کرنے والے امیدواروں کی درخواستوں پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ بات کمیشن کی مرضی و فیصلہ پر منحصر ہے۔ مکمل تفصیلات کے لئے ٹکٹ چسپاں جوابی لفافہ سکریٹری صاحب کو بھیجکر درخواست کرنی چاہیئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

این۔ ڈبلیو۔ آر کریوزوٹنگ پلانٹ ڈھلوال سے تقریباً دو ٹن لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں نیز آرہ مشین کے برادہ وغیرہ کو اٹھانے کے لئے ۲۵ر جون ۱۹۴۵ء سے ۲۶ جون ۱۹۴۶ء تک یعنی ایک سال کیلئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹھیکہ کے شرائط مندرجہ ذیل پتہ سے ایک روپیہ ادا کرنے پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ ایک روپیہ کی رقم واپس نہیں ہوگی۔ ٹنڈر ۱۵ر جون ۱۹۴۵ء کے پانچ بجے شام تک پہنچ جانے چاہئیں۔ جو اگلے کام کے روز گیارہ بجے کھولے جائینگے

سلیپر کنٹرول افسر
نارتھ ویسٹرن ریلوے
ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

ایگریکلچرل کالج لائل پور میں داخلہ

اس سال ایگریکلچرل کالج لائل پور میں مورخہ ۱۶ جون کو فسٹ ایر کلاس کا داخلہ ہوگا۔ ایسے طلباء جنہوں نے میٹرک میں سائنس کا مضمون رکھا تھا۔ اور جن کو امید ہے۔ کہ وہ فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہو جاوینگے۔ ان کو داخلہ کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کالج میں داخلہ کے وقت زراعت پیشہ طلباء کو ترجیح دی جاتی ہے۔ علاوہ اس کے یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ امیدواروں کی جسمانی صحت اچھی ہو۔ داخلہ کے چھپے ہوئے فارم پر کرکے مورخہ تین جون تک پرنسپل صاحب زراعتی کالج لائل پور کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ بھی شامل ہونے ضروری ہیں:- ۱۔ میٹرک میں کامیابی کا پروویژنل سرٹیفیکیٹ۔ ۲۔ سابقہ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی طرف سے کیریکٹر سرٹیفیکیٹ۔ ۳۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع متعلقہ کی طرف سے اس بات کا سرٹیفیکیٹ کہ درخواست کنندہ Land Alienation Act کے ماتحت زراعت پیشہ ہے۔ اور اس ضلع کا باشندہ ہے۔

نوٹ:۔ چھپے ہوئے فارم داخلہ دفتر پرنسپل صاحب زراعتی کالج لائل پور سے مل سکتے ہیں لیکن احباب کی آسانی کے لئے چند فارم دفتر فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان میں بھی منگوا کر رکھے گئے ہیں۔ چونکہ ہماری جماعت کے اکثر احباب زراعت پیشہ ہیں۔ اور دوسرے جنگ کے بعد محکمہ زراعت میں گورنمنٹ کی سکیموں کے مطابق بہت سی توسیع اور ترقی ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے احباب کو اپنے بچے اس کالج میں داخل کروا کر تعلیم دلوانے کی پوری کوشش کرنا چاہیئے۔ والسلام خاکسار عبد الاحد عفی عنہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان۔

آئندہ امتحان

...کا آئندہ امتحان انشاء اللہ ۲۴ ... جون کو منعقد ہوگا۔ جس کے لئے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" بطور نصاب مقرر ہے۔ زعماء اور قوائد حضرات امیدواران

قہر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کرکے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ پھر ان کو راہ راست پر لانے کیلئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔ کہ "جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے۔ اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں نمودار ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان دوبالا کرتا ہوں"۔ مگر اسلام سے پیشتر تمام مذاہب خاص خاص قوم و خاص خاص ملک کے لئے تھے۔ اسلئے جب وہ وقت آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام ہی مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی اسکی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تا قیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام ہی جاری ہے۔ اس طرح اس صدی میں اسلام میں

حضرت مرزا غلام احمدؑ کا ظہور

ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ ان کو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں ورنہ یاد رکھو مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور ہم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں۔ اسکی پرسش ہوگی۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

خاکسار عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کانڈی ۲۸ مئی۔ جنوبی برما میں ہماری توپوں نے گولہ باری کرکے دشمن کی مشین گنوں کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ جو بڑے زور شور سے گولیاں برسا رہی تھیں۔ ٹانگو کے مشرق میں ہمارے دستے اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ ایراوتی کے علاقہ میں ساتویں ڈویژن نے کچھ اور چوکیاں دشمن سے چھین لی ہیں۔

قاہرہ ۲۸ مئی۔ شام اور لبنان کا جھگڑا روز بروز پیچیدہ صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کل بیروت میں لبنانی نوجوانوں نے بہت بڑی تعداد میں جمع ہو کر جلسہ کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مجمع پر گولی چلائی گئی۔ جس سے جانی نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ یوگوسلاویہ کے کمانڈر مارشل ٹیٹو نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں یوگوسلاویہ قوم کی طرف سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم زبردستی کسی مقام پر قبضہ نہیں کرینگے۔ ہماری صرف یہ درخواست ہے۔ کہ ہمیں اپنی حدود میں رہنے دیا جائے۔

واشنگٹن ۲۸ مئی۔ فلپائن کے جزیرہ منڈاناؤ میں جاپانی فوجوں کا سرگرمی سے تعاقب کیا جا رہا ہے۔ بمبار جہاز اتحادی فوجوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ لوزان میں کئی علاقوں میں اتحادی فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں۔ اوکی ناوا کی راجدھانی ناہا میں امریکن فوجوں کو اور مدد پہنچ گئی ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ جاپان کے جزیرہ ... پر برطانوی جہازوں نے بمباری کی۔ یہ جہاز جنگی جہاز سے اڑ کر گئے تھے۔

کانڈی ۲۸ مئی۔ ٹانگو پر وم روڈ پر دشمن کے بہت سے جنگی سامان پر قبضہ کر لیا گیا۔ اتحادی دستے کالا پر بڑھ رہے ہیں۔ دشمن یہاں سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ مولمین میں دشمن کے فوجی اجتماع پر بم برسائے گئے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ آج سے جرمنی کے اس علاقہ میں جس پر پندرھویں فوج کا قبضہ ہے۔ جرمنوں کا راشن گھٹا دیا گیا ہے۔ اس علاقہ میں رائن لینڈ کا کچھ حصہ شامل ہے۔ اور آخن جیسے مشہور شہر ہیں۔ یہاں اناج ان لوگوں کے کام آرہا ہے۔ جو یہیں آ کے بسے ہیں۔ اس علاقہ میں اناج پیدا کرنے کے لئے سب سے پہلے سہولتیں دی جائینگی۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ لنڈن کے اخبار سپکٹیٹر نے برما کے متعلق برطانوی حکومت کے وائٹ پیپر پر اظہار ناپسندیدگی کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا ہے کہ برما کو ہندوستان نہیں ہے۔ اس کو درجہ نو آبادیات دینے کا اعلان کیا جائے۔ برما کا مسئلہ ہندوستان کی طرح پیچیدہ نہیں ہے۔ بے شک حالات معمول پر آنے کے لئے کچھ وقت درکار ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ برما کے پولیٹیکل مسئلہ کی فوری نوعیت کو نظر انداز کیا جائے۔

الباناء ۲۸ مئی۔ ۱۹۳۹ء سے امریکی جہازوں کا ۶۵ لاکھ ٹن کا نقصان ہوا ہے۔ یہ مقدار کل جہازی بیڑہ کی مقدار کا نصف ہے۔ لیکن امریکہ نے نئے جہازوں کی تعداد میں سات گنا اضافہ کر دیا ہے۔ اور اب کل مقدار ۸ کروڑ ۶ لاکھ ٹن سے کسی صورت میں کم نہ ہوگی۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ اخبار ڈیلی میل کا بیان ہے۔ کہ لیون برگ میں ہٹلر کی لاش کو دفن کر دیا گیا۔ برطانوی سپاہیوں کی ایک چھوٹی سی پارٹی لاش کو کمبل میں لپیٹ کر قبرستان میں گئی اور قبر کھودی۔ قبر کو فوراً پر کر دیا گیا۔ اور اس پر کوئی نشان نہ لگایا گیا۔ "ڈیلی ایکسپریس" کے نامہ نگار نے لاش کی تدفین کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس نے صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ ڈاکٹروں نے لاش کے مختلف عضووں کی پیمائش کی۔ کیونکہ حکام اس امر کا یقین کرنا چاہتے تھے۔ کہ یہ شخص جو اپنے آپ کو ہٹلر کہتا تھا۔ واقعی ہٹلر ہے۔ اتحادی حکام اس شخص کے فیچروں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ جس نے پچاس لاکھ اشخاص کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

واشنگٹن ۲۸ مئی۔ جاپانی لیڈروں نے جاپانی مزدوروں سے اپیل کی ہے۔ کہ دشمن کے ہوائی حملوں سے انہیں بھاگنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ کام کرتے رہنا چاہیئے۔

واشنگٹن ۲۸ مئی۔ جاپان اسوقت سب ملکوں سے الگ تھلگ ہو چکا ہے۔ اور اس پر اتحادی حملوں کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ باہر سے کچا مال آنا بند ہو گیا ہے۔ اور اس پر سخت نازک وقت آرہا ہے۔